بسم اللہ الرحمن الرحیم
منهج السلف الصالح وحاجة الأمة إليه
منہج سلف
اور اُمّت کو اُس کی ضرورت
محاضرہ
فضیلۃ الشیخ علامہ ڈاکٹر
صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ
(عضو هيئة كبار العلماء واللجنة الدائمة)
ترجمہ وتخریج
الطاف الرحمن ابو الکلام سلفی
مراجعہ وتصحیح
ڈاکٹر عبد الحمید ظفر الحسن حفظہ اللہ

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام علىٰ خاتم النبيين، وأشهد أن لا اله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، أما بعد!

"منہج سلف اور امت کو اس کی ضرورت" یہ بڑا اہم موضوع ہے۔

"سلفِ صالحین" سے مراد: قرنِ اوّل (پہلی صدی) کے مہاجر وانصار پر مشتمل وہ جماعت ہے جنہیں صحابہ کرام کہا جاتا ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبة: ١٠٠) "اور جو مہاجرین اور انصار سابقین الاولین (اوروں پر سبقت لے جانے والے) ہیں، اور جتنے لوگ اخلاص واتقان کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بڑی کامیابی ہے۔"

نیز اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ﴾ (الحشر: ٨) "(فئی (١) کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں، اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی راست باز لوگ ہیں۔"

یہ آیت مہاجرین کے متعلق ہے۔

پھر انصار کے حق میں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الحشر: ٩) "اور (ان لوگوں کے لئے) جنہوں نے اس گھر (یعنی مدینہ) میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے، وہ اپنی طرف ہجرت کرکے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے وہ اپنے دل میں کوئی تنگی نہیں رکھتے، بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو، (بات یہ ہے کہ) جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچالیا گیا وہی کامیاب (اور بامراد) ہے۔"

پھر اللہ تعالیٰ ان کے بعد آنے والوں کا تذکرہ فرمایا ہے: ﴿وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر: ١٠) "اور جو ان کے بعد آئیں گے وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے

---

(١) **مالِ فئی:** اس مال کو کہتے ہیں جو مسلمان کو کافروں سے جنگ وقتال کے بغیر حاصل ہوجائے، چاہے انہیں جلا وطن کرکے حاصل ہو یا جزیہ وغیرہ پر صلح کے ساتھ۔ دیکھئے: (التعریفات للجرجانی: رقم: ١٣٨٤)

ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔"

پھر صحابہ کرام کے بعد آنے والے وہ حضرات بھی سلف صالحین میں شامل ہیں جنہیں صحابہ کرام کی شاگردی نصیب ہوئی، یعنی تابعین، پھر ان کے بعد تبع تابعین اور قرونِ مُفضّلہ (فضیلت والی تین صدیوں) کے لوگ۔

قرونِ مُفضّلہ کے متعلق اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "خَيْرُ كُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" "لوگوں میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے، اور پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے۔" راوی حدیث حضرت عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "لَا أَدْرِي أَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً" (مجھے یاد نہیں کہ نبی ﷺ نے اس کے بعد یہ کلمہ دوبار فرمایا یا تین بار۔)(۱)

ان کا زمانہ بعد میں آنے والے زمانوں سے ممتاز ہے، اسی لئے اسے "عصر القرون المفضلة" کے نام سے جانا جاتا ہے۔

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اس امت کا سلف کہا جاتا ہے، نبی کریم ﷺ نے جن کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے: "خَيْرُ كُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ" (لوگوں میں سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں، پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے، اور پھر وہ جو اُن کے بعد آئیں گے۔)

لہذا یہ اس امت کے لئے قدوہ ہیں، ان کا منہج اور طریقہ؛ عقیدہ میں، معاملات میں، اخلاق میں، اور دیگر تمام امور میں وہی رہا ہے جو کتاب وسنت سے ماخوذ ہے، کیونکہ وہ نبی ﷺ کے قریب تھے، ان کا زمانہ نزولِ قرآن کے زمانہ سے قریب زمانہ تھا، ان کا مصدر وماخذ رسول اللہ ﷺ تھے، سو ان کا زمانہ خیر القرون کا زمانہ ہے، اور ان کا منہج خیر المنہاج ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کا طبقہ ان کے منہج کی معرفت حاصل کرنے اور جاننے کا حریص ہوتا ہے، تا کہ ان کے طریقہ کی پیروی کر سکے، اور منہج سلف پر چلنا اسی وقت ممکن ہو گا جب اس منہج کے بارے میں علم ومعرفت ہو، اور اسے سیکھ کر عمل کیا جائے، اسی لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ (التوبة: ۱۰۰) "اور جو مہاجرین اور انصار سابقین الاولین (اوروں پر سبقت لے جانے والے) ہیں، اور جتنے لوگ اخلاص واتقان کے ساتھ ان کے پیروکار ہیں۔"

احسان کے ساتھ: یعنی اتقان اور پختگی کے ساتھ۔

اور سلف صالحین کی اتباع، احسان واتقان کے ساتھ تبھی ممکن ہے جب ان کے اختیار کردہ منہج اور طریقہ کا علم حاصل کیا جائے، حصولِ علم کے بغیر منہج سلف پر چلنا ممکن ہی نہیں۔

لہذا منہجِ سلف کے متعلق علم ومعرفت حاصل کئے بغیر سلف یا سلفیت کی طرف مجرد انتساب، یہ کچھ فائدہ نہیں دے گا، بلکہ نقصان کا باعث ہو گا، لہذا اسلفِ صالحین کے منہج کی معرفت ضروری ہے۔

(۱) (صحیح البخاری: ۲۶۵۱، ۳۶۵۰، ۶۴۲۸، ۶۶۹۵)، (صحیح مسلم: ۲۵۳۵)

اسی لئے آپ دیکھیں گے کہ یہ امت برابر اس منہج سلف کو پڑھتی اور پڑھاتی رہی ہے، اس منہج کو ایک دوسرے تک نسل درنسل منتقل کرتی رہی ہے، منہج سلف کو مساجد، ومدارس، وجامعات میں پڑھایا جاتا رہا ہے، یہی سلف صالحین کا منہج رہا ہے، اوران کے منہج کی معرفت کا یہی طریقہ ہے۔

ہم سلف صالحین کے اسی پاک وصاف منہج کی تعلیم حاصل کرتے ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماخوذ ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں باخبر کیا ہے کہ اس امت میں بکثرت اختلاف رونما ہوں گے، فرمایا:

"افترقتِ اليهودُ على إحدى وسبعين فِرقةً وافترقتِ النَّصارى على اثنتين وسبعينَ فِرقة، وستفترِقُ هَذِهِ الأُمَّةُ ثَلاثةً وَسَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً" قَالُوا: وَمَاهِيَ يارسولَ اللهِ؟ قالَ: "مَنْ كَانَ عَلَى مِثلِ مَاأَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي" (۱)

"یہود اکہتر فرقوں میں بٹے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں، اور عنقریب یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی سب کے سب فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک فرقہ کے، صحابہ نے پوچھا وہ نجات پانے والا کونسا فرقہ ہوگا، فرمایا: اس فرقہ کی پہچان یہ ہوگی کہ وہ اسی منہج اور طریقہ پر گامزن ہوگا جس پر آج میں اور میرے صحابہ قائم ہیں۔"

یہی منہجِ سلف ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ تھے۔ ﴿وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ﴾ (التوبة: ۱۰۰) "اور جتنے لوگ اخلاص واتقان کے ساتھ ان (صحابہ) کے پیروکار ہیں۔"

منہجِ سلف کی معرفت اور اس سے تمسک نہایت ضروری اس لئے ہے کیونکہ یہی طریقِ نجات ہے، "كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً" (سارے فرقے جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے) اور یہ وہی گروہ ہے جنہیں ہم اہلِ سنت والجماعت (اهل الحديث والأثر) کہتے ہیں۔ اور یہی وہ مبارک جماعت ہے کہ جب لوگ اختلاف کا شکار ہوگئے، اور جب مذاہب وفرق واحزاب کی کثرت ہوگئی، توانہوں نے ہی سلف صالحین کے منہج پر تاحیات صبر کرتے ہوئے تمسک اختیار کیا، (اس منہج کو مضبوطی سے تھامے رکھا)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو زندگی کے آخری ایام میں ایک بلیغ اور پر اثر وعظ فرمایا، جسے سن کر لوگوں کی آنکھیں نم ہوگئیں، اوردل دہل گئے۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ایسا لگ رہا ہے گویا یہ الوداعی وعظ ہو، سوآپ ہمیں کیا وصیت فرماتے ہیں؟ فرمایا "أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًا، فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الأُمُورِ، فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" (۲) "میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کئے رہنا اور اپنے حکام کے احکام

(۱) ثابت: دیکھئے: (سنن الترمذي: ۲۶۴۱) بدون اضافة "اليوم"، حسنه الألباني، (المعجم الأوسط: ۴۸۸۶، ۷۸۴۰)، (مستدرک الحاکم: ۴۴۴)، (الأحاديث المختارة لضياء المقدسي: ۲۷۳۳)، (السنة للمروذي: ۵۹)، (الشريعة للآجري، ۲۴)، (الابانة الکبریٰ لابن بطة: ۲۶۵)

(۲) (صحیح: (سنن أبي داود: ۴۵۹۶، سنن الترمذی: ۲۶۴۰، سنن ابن ماجه: ۳۹۹۲، مسند أحمد: ۸۳۷۷، صحیح ابن حبان: ۷۶۲۴، کتاب السنة لابن أبي عاصم: ۶۳، علامہ البانی اور دیگر اہل علم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

سننا اور ماننا، خواہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ بلاشبہ تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، چنانچہ ان حالات میں میری سنت اور میرے ان خلفاء کی سنت کو خوب مضبوطی سے تھامے رکھنا جو اصحاب رشد و ہدایت ہیں، نئی نئی باتوں اور اختراعات سے اپنے آپ کو بچائے رکھنا، بلاشبہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے امت کو وصیت ہے، تاکہ امت منہجِ سلف کی روشنی میں چلے، کیونکہ یہی طریقِ نجات ہے، جیسا کہ اس کا ذکر اللہ نے اپنے اس فرمان میں کیا ہے: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾ (الانعام: ۱۵۳) "دین اسلام کا یہ راستہ ہی راہِ مستقیم ہے سو اس راہ پر چلو، اور دوسری راہوں پر مت چلو کہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گی، اِس کا تم کو اللہ تعالیٰ نے تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔"

یعنی اللہ کی یہ وصیت اس لئے ہے تاکہ تم جہنم سے نجات پاسکو، ضلالت و گمراہی سے بچ جاؤ، اور گمراہ فرقوں کی مخالفت کر کے منہجِ سلیم پر قائم رہو حتی کہ تم اپنے نبی اور ان کے اصحاب واتباع سے جا ملو۔

اس منہج پر جو شخص -بالخصوص اِس زمانہ میں- تمسک اختیار کرے گا اسے ضرور مخالفین کی طرف سے دھمکیوں اور ملامت گروں کی ملامت کا سامنا ہوگا، لہذا اسے صبر کی ضرورت ہوگی۔ تمہیں اس راستہ سے بھٹکانے کے لئے گمراہ فرقوں کی طرف سے لالچ اور دھمکیاں بھی دی جائیں گی، لہذا صبر کی ضرورت ہے۔

اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ"(۱)، قيل: ومن الغرباء يا رسول الله؟ قال: "الَّذِينَ يُصْلِحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاس"(۲)، وفي رواية: الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاس"(۳) "اسلام کی شروعات حالتِ غربت (اجنبیت کی حالت) میں ہوئی، اور عنقریب پہلے جیسا ہو جائے گا، سو غرباء کے لئے خوشخبری ہو"۔ ایک دوسری روایت میں ہے: پوچھا گیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ غربا کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "وہ لوگ ہیں جو فساد زدہ لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں"۔ اور ایک روایت کے مطابق: "جو کچھ لوگوں نے بگاڑ پیدا کر دی ہے اس کی وہ اصلاح کرنے والے ہیں۔"

چنانچہ دنیا میں گمراہی سے اور آخرت میں جہنم سے صرف وہی نجات پاسکتا ہے جو سلفِ صالحین کے مسلک پر چلے، انہیں کے بارے میں اللہ رب العالمین کا یہ فرمان ہے: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ذٰلِكَ

(۱) (صحیح مسلم: ۱۴۵) (سنن ابن ماجہ: ۳۹۸۶) واللفظ لہ)

(۲) صحیح: (مسند أحمد: ۱۶۶۹۰) (المعجم الصغير للطبراني: ۲۹۰) (الابانة لابن بطة: ۵۳۱) (السنن الواردة في الفتن للداني: ۲۸۸، ۲۹۰) (الفوائد للتمام: ۱۰۰۰) (مسند الشهاب للقضاعي: ۱۰۵۵) علامہ البانی رحمہ اللہ (السلسلة الصحيحة: ۱۲۷۳) میں لکھتے ہیں: "هذا اسند صحيح رجاله ثقات" اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔)

(۳) ضعیف: (سنن الترمذي: ۲۶۳۰) (المعجم الكبير للطبراني: ۱۱) علامہ البانی نے اسے ضعیف جدا قرار دیا ہے۔ اس میں کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے۔)

﴿الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا﴾ (النساء: ٧٠-٦٩) ”اور جو بھی اللہ تعالیٰ کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فرمانبرداری کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا، جیسے نبیوں، صدیقوں، شہداء اور نیک وصالح لوگ، یہ بہترین رفیق ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ تعالیٰ کافی ہے جاننے والا ہے۔“

اسی لئے اللہ عزوجل نے ہم پر فرض ونفل نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض قرار دیا ہے، جس کے اخیر میں یہ عظیم دعا موجود ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (سورہ فاتحہ: ٦) ”اے اللہ! تو ہمیں صراطِ مستقیم (سیدھی اور سچی) راہ کی ہدایت نصیب فرما۔“

صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا اس لئے کیونکہ یہاں دنیا میں بہت سارے منحرف طریقے اور راستے پائے جاتے ہیں، چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں تا کہ وہ آپ کو صراطِ مستقیم کی رہنمائی فرمائے، اور اس پر آپ کو ثابت قدم رکھے، اس دعا کی اہمیت کس قدر ہے اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اسے نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا فرض قرار دیا گیا ہے۔

سو آپ کو صراطِ مستقیم کے معنی پر غور کرنا چاہئے!!

اور وہ کون لوگ ہیں جو صراطِ مستقیم پر چلتے ہیں؟

اللہ نے آگے فرمایا: ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (سورہ فاتحہ: ۷) ”اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔“

نیز وہ کون لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا انعام فرمایا؟

اللہ کا ارشاد ہے: ﴿مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا﴾ ”وہ انبیاء، صدیق، شہداء اور نیک وصالح لوگ ہیں، اور یہ بہترین رفیق ہیں۔“

اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کو اِس صراط مستقیم کی ہدایت دے تو آپ اس کے لئے دعا کریں، نیز ساتھ میں یہ بھی دعا کریں کہ اللہ آپ کو گمراہ اور منحرف راستوں سے بچائے۔

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾

ترجمہ: ”اُن لوگوں کی راہ (کی ہدایت دے) جن پر تو نے انعام کیا، ان کی نہیں جن پر تو نے اپنا غضب نازل کیا اور نہ گمراہوں کی۔“

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ: جن پر اللہ کا غضب نازل ہوا وہ یہود ہیں، انہوں نے حق کو تو جانا اور پہچانا مگر اس پر عمل نہیں کیا، چنانچہ اس امت سے بھی جو یہود کے نہج پر چلے گا: یعنی حق کو پہچان کر بھی اس پر عمل نہیں کرے گا کہ وہ ان یہود کے راستے پر ہے جن پر غضب نازل ہوا، کیونکہ انہوں نے حق کی معرفت کے باوجود اس پر عمل نہ کیا، علم حاصل کیا لیکن اس کے مطابق عمل نہ کیا، سو ہر وہ عالم جو اپنے علم کے مطابق عمل نہ کرے وہ مغضوب علیہم میں سے ہے۔

وَلَا الضَّآلِّيْنَ: یہاں گمراہ لوگوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت جہالت وگمراہی کی صورت میں کرتے ہیں، وہ اللہ کی عبادت اور اس کا تقرب تو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، لیکن ان کی یہ ساری عبادتیں صحیح ڈھنگ سے منہجِ سلیم پر نہیں ہوتیں، بلکہ کتاب وسنت کی رہنمائی

کے علاوہ نو ایجاد شدہ مبتدعانہ طریقوں پر ہوتی ہیں، اور یہ معلوم ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے: ”وَ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ“۔

لہذا جو نصاریٰ کے نہج پر چل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت غیر شرعی طریقے سے انجام دے وہ گمراہ ہے، صحیح راستہ سے بھٹکا ہوا ہے، اور ایسے شخص کا کیا ہوا عمل باطل و مردود ہے۔

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ یہ ایک جامع دعا ہے جسے ہم اپنی نماز کی ہر رکعت میں دہراتے رہتے ہیں۔

ہمیں اس آیت کے معانی پر غور کرنا چاہئے!! اور یہ دعا حضورِ قلب کے ساتھ اس کے معانی کو سمجھتے ہوئے کرنی چاہئے!!

تاکہ ہمارے حق میں یہ دعا قبول ہو سکے، اسی لئے سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہا جاتا ہے، آمین کا معنی ہے: اے اللہ تو اس دعا کو قبول فرما لے، غور کرنے والوں کے لئے یہ ایک عظیم دعا ہے۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ جو شخص اللہ کے انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلے گا اسے آزمایا جائے گا؛ اس کی راہ میں روڑے ڈالے جائیں گے، اس کی راہ تنگ کر دی جائے گی، اسے حقیر قرار دیا جائے گا، اسے گمراہ قرار دیا جائے گا، مزید دھمکیوں کا بھی سامنا ہوگا، لہذا اسے صبر کی ضرورت ہوگی۔

اسی لئے احادیث نبویہ ﷺ میں ہے کہ آخری زمانہ میں دین پر قائم رہنے والے کی مثال اس شخص کے مانند ہوگی جو ہاتھ میں آگ کے انگارے کو پکڑے ہو، (حضرت انس بن مالک رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ“(۱) کیونکہ اسے تمسک بالدین کی وجہ سے اذیتیں لاحق ہوں گی، لوگوں کی طرف سے شر لاحق ہوگا، چنانچہ اسے ہاتھ میں آگ کے انگارے کو پکڑنے والے شخص کے مانند صبر کی ضرورت ہوگی۔ صراط مستقیم پر چلنے کے لئے اس راہ میں بچھے ہوئے پھول نہیں ملیں گے۔ جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس میں کوئی مشقت نہیں- بلکہ اس راہ پر چلتے ہوئے لوگوں کی طرف سے کئی طرح کی اذیتوں کا سامنا ہوگا جس پر صبر اور ثبات قدمی کی ضرورت ہے، حتی کہ آپ اسی حالت میں اپنے رب سے ملاقات فرما لیں، تاکہ دنیا میں گمراہی سے اور آخرت میں عذاب جہنم سے نجات پا سکیں۔

ان دنیوی اور اخروی مصیبت سے نجات کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ ہے منہج سلف کی پیروی۔

آج صورت حال یہ ہے لوگ اخبار ومجلّات اور مؤلّفات میں منہج سلف سے دستبراری کا اعلان کرتے پھرتے ہیں، اہل سنت والجماعت کے منہج پر چلنے والے حقیقی سلفیوں کی تنقیص کرتے ہیں، انہیں متشدد اور تکفیری وغیرہ کہا جاتا ہے، لیکن یہ سب باعث مضر نہیں؛ البتہ یہ باتیں بسا اوقات اُس انسان پر اثر انداز ہو جاتی ہیں جس کے پاس صبر اور قوتِ عزیمت نہ ہو۔

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ سلف کون ہیں؟ ان کے نزدیک سلف بھی تمام فرقوں کی

---

(۱) صحیح: (سنن أبي داود: ۴۶۰۷)، (مسند أحمد: ۱۷۱۴۴، ۱۷۱۴۵)، (صحيح ابن حبان: ۵)، (سنن الدارمي: ۹۶) واللفظ لهم، (سنن الترمذي: ۲۶۷۶)، (سنن ابن ماجه: ۴۳)، (كتاب السنة لابن أبي عاصم: ۱۰۳۷)، اسے ابن حجر، جوزقانی، نیز البانی اور شعیب ارنؤوط نے صحیح قرار دیا ہے، اور امام بغوی نیز مقبل الوادعی رحمہ اللہ نے حسن قرار دیا ہے۔)

طرح ایک فرقہ ہے، ان سلفیوں کا کوئی امتیاز نہیں۔ دراصل وہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی انہیں کی طرح منہجِ سلف سے دستبردار ہوجائیں۔

ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ ہم فقہ سلف اور علم سلف کے مکلف اور پابند نہیں ہیں کہ اپنے طریقہ کو چھوڑ کر سلف کے طریقہ کو اختیار کرلیں، بلکہ ہم تو نئے سرے سے احکام مستنبط کریں گے، اپنے لئے جدید فقہ ایجاد کریں گے، کیونکہ فقہ سلف ان کے نزدیک فقہ قدیم ہے، کہتے ہیں کہ جو سلف صالحین کے زمانہ کے لئے بہتر تھا وہ اس زمانہ کے لئے بہتر نہیں، زمانہ بدل چکا ہے۔

اس طرح یہ حضرات لوگوں کو فقہ سلف سے دور کرتے ہیں، اور جدید فقہ کی دعوت دیتے ہیں، اس طرح کی باتیں جرائد و مجلّات میں منحرف اور گمراہ قلمکاروں کی طرف سے بکثرت عام کی جارہی ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو منہج سلف سے دسبردار کرلیں، کیونکہ جب ہم منہج سلف سے دور ہوکر اس سے ناواقف ہوجائیں گے، اسے سیکھیں گے بھی نہیں تو ہمیں علم و بصیرت کے بغیر سلف کی طرف مجرد انتساب کوئی فائدہ نہ دے گا، اور وہ ہم سے یہی چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ہم منہج سلف، علم سلف اور فقہ سلف کو چھوڑ کر ایک ایسے فقہ جدید کی بناڈالیں جو اس زمانہ کے ہم آہنگ ہو۔

واضح رہے کہ ان کا یہ نعرہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ قیامت تک پیش آنے والے ہر مسئلہ میں رہنمائی کے لئے کافی ہے اور ہر زمان و مکان کے لئے موزوں ہے۔

سو ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ منہج سلف ہر زمان و مکان کے لئے موزوں ہے، اور یہ منہج اللہ کی طرف سے نورِ ہدایت ہے۔ لہذا گمراہ لوگوں کی باتیں آپ کو منہجِ سلف سے بے رغبت نہ کرسکیں!

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”لَا يُصْلِحُ آخِرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَا مَا أَصْلَحَ أَوَّلَهَا“ (بعد کے لوگ اسی نہج پر چل کر کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں، جس نہج پر اِس امت کے اولین (سلف صالحین) نے چل کر کامیابی حاصل کی۔) اس امت کے اولین کو جس پر چل کر کامیابی حاصل ہوئی وہ ہے: کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع۔

چنانچہ اس امت کے بعد والے بھی تبھی کامیاب ہوسکتے ہیں جب اپنے سلف کے نہج پر چلتے ہوئے کامیابی کی تلاش کریں گے۔

لہذا جو نجات کا خواہش مند ہے اسے چاہئے کہ مذہب سلف کی معرفت حاصل کرے، اسے جانے، اسے لازم پکڑلے، اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دے، کیونکہ یہی نجات کا (واحد) راستہ ہے۔

مذہب سلف سفینۂ نوح کے مانند ہے، جو اس پر سوار ہوگیا وہ نجات پاجائے گا، اور جو اس پر سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا (یعنی جس نے مذہب سلف کو چھوڑ دیا) وہ گمراہی میں غرق ہوکر ہلاک ہوجائے گا۔

سو معلوم ہونا چاہئے کہ نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے، اور وہ ہے مذہبِ سلف کی پیروی۔ اور مذہب سلف کی معرفت سیکھنے سکھانے، اور اس کا دِراسہ کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے رہنے سے حاصل ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہیں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة: ٦، ٧) کہ اے اللہ! ہمیں تو صراطِ مستقیم (سیدھی

طرح ایک فرقہ ہے، ان سلفیوں کا کوئی امتیاز نہیں۔ دراصل وہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی انہیں کی طرح منہج سلف سے دستبردار ہوجائیں۔

ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ ہم فقہ سلف اور علم سلف کے مکلف اور پابند نہیں ہیں کہ اپنے طریقہ کو چھوڑ کر سلف کے طریقہ کو اختیار کرلیں، بلکہ ہم تو نئے سرے سے احکام مستنبط کریں گے، اپنے لئے جدید فقہ ایجاد کریں گے، کیونکہ فقہ سلف ان کے نزدیک فقہ قدیم ہے، کہتے ہیں کہ جو سلف صالحین کے زمانہ کے لئے بہتر تھا وہ اس زمانہ کے لئے بہتر نہیں، زمانہ بدل چکا ہے۔

اس طرح یہ حضرات لوگوں کو فقہ سلف سے دور کرتے ہیں، اور جدید فقہ کی دعوت دیتے ہیں، اس طرح کی باتیں جرائد ومجلّات میں منحرف اور گمراہ قلمکاروں کی طرف سے بکثرت عام کی جارہی ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو منہج سلف سے دسبردار کرلیں، کیونکہ جب ہم منہج سلف سے دور ہوکر اس سے ناواقف ہوجائیں گے، اسے سیکھیں گے بھی نہیں تو ہمیں علم وبصیرت کے بغیر سلف کی طرف مجرد انتساب کوئی فائدہ نہ دے گا، اور وہ ہم سے یہی چاہتے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ ہم منہج سلف، علم سلف اور فقہ سلف کو چھوڑ کر ایک ایسے فقہ جدید کی بناڈالیں جو اس زمانہ کے ہم آہنگ ہو۔

واضح رہے کہ ان کا یہ نعرہ جھوٹ اور فریب پر مبنی ہے، کیونکہ شریعت اسلامیہ قیامت تک پیش آنے والے ہر مسئلہ میں رہنمائی کے لئے کافی ہے اور ہر زمان ومکان کے لئے موزوں ہے۔

سو ہمارا یہ عقیدہ ہونا چاہئے کہ منہج سلف ہر زمان ومکان کے لئے موزوں ہے، اور یہ منہج اللہ کی طرف سے نورِ ہدایت ہے۔ لہٰذا گمراہ لوگوں کی باتیں آپ کو منہجِ سلف سے بے رغبت نہ کرسکیں!

امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں: "لَا يُصْلِحُ آخِرَ هَذِهِ الأُمَّةِ إِلا مَا أَصْلَحَ أَوَّلَهَا" (بعد کے لوگ اسی نہج پر چل کر کامیابی سے ہمکنار ہوسکتے ہیں، جس نہج پر اِس امت کے اولین (سلف صالحین) نے چل کر کامیابی حاصل کی۔) اس امت کے اولین کو جس پر چل کر کامیابی حاصل ہوئی وہ ہے: کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع۔

چنانچہ اس امت کے بعد والے بھی تبھی کامیاب ہوسکتے ہیں جب اپنے سلف کے نہج پر چلتے ہوئے کامیابی کی تلاش کریں گے۔

لہٰذا جو نجات کا خواہش مند ہے اسے چاہئے کہ مذہب سلف کی معرفت حاصل کرے، اسے جانے، اسے لازم پکڑ لے، اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دے، کیونکہ یہی نجات کا (واحد) راستہ ہے۔

مذہب سلف سفینۂ نوح کے مانند ہے، جو اس پر سوار ہوگیا وہ نجات پاجائے گا، اور جو اس پر سوار ہونے سے پیچھے رہ گیا (یعنی جس نے مذہب سلف کو چھوڑ دیا) وہ گمراہی میں غرق ہوکر ہلاک ہوجائے گا۔

سو معلوم ہونا چاہئے کہ نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے، اور وہ ہے مذہبِ سلف کی پیروی۔

اور مذہب سلف کی معرفت سیکھنے سکھانے، اور اس کا دِراسہ کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگتے رہنے سے حاصل ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہیں: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة: ٦، ٧) کہ اے اللہ! ہمیں تو صراطِ مستقیم (سیدھی

اور ایسوں کے متعلق امت کو خبر دار کیا ہے کہ: ''دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا'' (۱) ایسے لوگ جہنم کی طرف دعوت دینے والے ہیں، سو جوان کی پیروی کرے گا انہیں وہ جہنم میں جھونک دیں گے۔

لہذا ایسے دُعاۃ ضلال سے دور رہنا بے حد ضروری ہے۔ اور جیسے جیسے زمانہ عہدِ نبوی سے دور ہوتا جائے گا غربتِ اسلام بڑھتا جائے گا فتنوں کی کثرت ہوجائے گی، سو ایسی صورت میں مسلمان منہجِ سلف کے اہتمام کے مزید محتاج ہوں گے۔

دُعاۃ ضلال میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ آخر سب تو مسلمان ہی ہیں، (یعنی سب کو ان کے باطل عقیدوں کی بنیاد پر الگ الگ ناموں سے نہ پکارو، انہیں اپنوں سے الگ نہ کرو، بلکہ سب کو مسلمان کہو، اور سب فرقوں کو برحق سمجھو)۔

(شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں: سب مسلمان ہیں ٹھیک ہے، لیکن مسلمان ہیں تو کس طریقہ پر ہیں؟ کیا وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیھم اجمعین کے طریقہ پر چلنے والے مسلمان ہیں؟؟ اگر ہاں! تو وہ سر آنکھوں پر۔

یا وہ صرف نام کے مسلمان ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ وہ اپنے کو مسلمان باور تو کراتے ہوں جبکہ حقیقت میں وہ فلاں وعلان کے منحرف منہج اور طریقے پر چلتے ہوں؟؟

اگر اپنے کو مسلمان باور کرانے والے کا حال یہی ہے تو یاد رکھیں کہ ایسے لوگ راہِ حق سے بھٹکے ہوئے گمراہ ہیں، وہ ایسے راستہ پر چل رہے ہیں جو انہیں جہنم میں لے جانے والا ہے۔

اپنے آپ کو اسلام کی طرف صرف منسوب کر لینا ہی کافی نہیں، نسبت کے ساتھ ساتھ اسلام کے تقاضے اور اس کی حقیقت بھی پائی جانی چاہئے۔ اور یہ چیز صرف علمِ نافع، اور توجہ کے ساتھ اس کا دِراسہ کرنے سے حاصل ہوگی۔

یہی وجہ ہے کہ آپ علماء کرام کو دیکھتے ہوں گے کہ وہ عقیدہ اور اس کے متعلقہ مسائل کا کس قدر اہتمام کرتے ہیں، اس کی وضاحت کے لئے کتنی مفصل اور مختصر کتابیں تالیف فرمائی ہیں، تا کہ مذہبِ سلف کا مطالعہ کیا جا سکے، اس کا اہتمام کیا جا سکے، اور اس پر تمسک اختیار کرنے میں آسانی ہو، اور اس پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہا جا سکے۔

لہذا مذہب سلف کے اتباع کی ضرورت خاص طور پر اُس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب کہ سماج ومعاشرہ میں ضلالت اور تاریکی غالب ہو، ایسی صورت میں مسلمانوں کو روشنی کی شدید ضرورت ہوتی ہے، کہ جس کے ذریعہ جہالت اور ضلالت کی تاریکی میں با آسانی سفر طے کر سکیں۔

افسوس کہ آج ایسے لوگوں کی کثرت ہوگئی ہے جو عالم نہ ہونے کے باوجود اپنے کو عالم باور کراتے ہوئے علم ومعرفت کے دعوے دار بن بیٹھے ہیں، حالانکہ انہوں نے علم کو اس کے اصول وضوابط کی روشنی میں اصل مصدر سے نہیں حاصل کیا ہے، انہوں نے جو کچھ حاصل بھی کیا ہے تو وہ اپنے ہی جیسے جہلاء سے، یا مجرد کتابوں سے اخذ کیا ہے، یا ان کے علم کا سرمایہ ثقافت عامہ ہے جیسا کہ وہ خود بیان کرتے ہیں۔ اس طرح کا طریقۂ علم نہ تو خیر تک پہونچانے والا ہے اور نہ ہی صحیح راہ کی

(۱) (صحيح البخاري: ۳۶۰۶، ۷۰۸۴) (صحيح مسلم: ۱۸۴۷)

رہنمائی کرنے والا ہے۔

صحیح راہ پر چلنے کے لئے صحیح طریقہ سے منہجِ سلف کی تعلیم کا حصول ضروری ہے، تاکہ اس پر تمسک اختیار کرسکیں اور اس پر چل سکیں۔

نیز اس راہ میں چونکہ کئی مشکلات کا سامنا کرنا ہوگا، آپ کو برا بھلا کہا جاسکتا ہے، آپ کی تحقیر اور انسلٹ وغیرہ کی جاسکتی ہے، اس لئے صبر بھی ضروری ہے۔

آج آپ سنتے ہوں گے کہ مذہب سلف سے تمسک برتنے والوں کو کس قدر بدنام کیا جاتا ہے، ان کے خلاف کس قدر پروپیگنڈے کئے جاتے ہیں۔

اہلِ باطل سلفیوں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ رجعی ہیں، قدامت پسند ہیں، (یعنی اس ترقی یافتہ زمانہ میں بھی یہ پرانے نہج پر چلنے والے لوگ ہیں) اس طرح کے مزید طعنے سلفیوں کو دیتے پھرتے ہیں۔

لہذا آپ ہوشیار رہیں تاکہ اس طرح کی بکواس، اور باطل باتیں آپ کو حق سے دور نہ کرسکیں۔

اس منہجِ سلیم کو لازم پکڑلیں! کیونکہ یہی طریقِ نجات ہے۔

اسی لئے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: ”فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا، فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ، تَمَسَّكُوا بِهَا، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ“ (۱) ”میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت سارے اختلاف دیکھے گا، لہذا میری سنت کو لازم پکڑلو!! تم میری اور میرے بعد کے خلفاءِ راشدین کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو، اسے لازم پکڑلو، اور دانتوں کے سہارے اسے تھامے رکھو۔“

معلوم ہوا کہ اختلاف کے وقت سنت کے ساتھ تمسک ہی نجات کا راستہ ہے، نیز ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت؛ یہ نجات وسلامتی اور جنت کا راستہ ہے۔

لہذا ہمیں چاہئے کہ مذہب سلف کا اہتمام کریں، تاکہ ہمیں مذہب سلف سے وہ لوگ دور نہ کرپائیں جو مذہب سلف کی شان کو گھٹانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں، یا اسے برے اوصاف سے متصف کرتے ہیں، ان کی یہ چالیں ہمارے دلوں میں مذہب سلف کی شان میں کسر نہ آنے دیں؛ بلکہ مذہب سلف کی شان ہمارے دلوں میں مزید بڑھتا رہے۔

یاد رکھیں! کہ وہ لوگ منہج سلف کے ساتھ اس لئے محاذ آراء ہیں کیونکہ انہیں بخوبی معلوم ہے کہ منہج سلف ہی راہِ حق ہے، چونکہ وہ لوگ باطل پرست ہیں اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ مذہب سلف پر چلنے والے لوگ بھی گمراہی میں مبتلا ہوکر ان کے ساتھ ہوجائیں۔

سواے اللہ کے بندو! ایسوں سے دوری اختیار کرو، اور تم سلف کی طرف مجرد نسبت پر تکیہ کرکے نہ بیٹھ رہو، اور نہ ہی حصولِ علم کے بغیر محض تعالم پر اکتفا کرو، بلکہ ان علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرکے علم حاصل کرو جو علم وفضل میں معروف اور راہِ حق پر قائم ہیں، اور اُن منحرف راستوں سے بچو جن سے اللہ نے ہمیں دور رہنے کا حکم دیا ہے: ﴿وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (الأنعام: ۱۵۳) ”صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر دوسری راہوں پر

(۱) صحیح: (سنن أبي داود: ۴۶۰۷) (سنن ابن ماجہ: ۴۳) (سنن الدارمي: ۹۶)، علامہ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

مت چلو کیونکہ وہ راہیں تم کو اللہ کی راہ سے جدا کردیں گی، بھٹکا دیں گی۔"

چنانچہ اس پرفتن زمانہ میں خاص طور پر ہمیں اس منہج سلف کی سخت ضرورت ہے، کیونکہ فتنے شدید ہیں، دعاۃِ ضلال کی کثرت ہے، لوگوں کے مابین شر وفساد کو نشر کرنے کے وسائل کی بھی کثرت ہے، ان وسائل شر کے ذریعہ مفسدین ایک منٹ میں لوگوں کے گھروں اور ان کے بستروں تک پہونچ کر انہیں گمراہی، اباحیت، شہواتِ محرمہ، اور منحرف افکار کی دعوت دیتے ہیں۔ اسے وسعتِ نظری اور ثقافت کا نام دے کر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ تنگ نظر اور متشدد نہ رہیں، اس طرح کی باتوں سے یہ لوگ مسلمانوں کو منہج سلف اور علم سلف سے دور کرنا چاہتے ہیں۔

واضح رہے کہ سلف کا طریقہ خلف والوں کے طریقہ سے کہیں زیادہ اَسلم واَعلم اور اَحکم ہے، کیونکہ سلف صالحین کا علم کتاب وسنت کے چشمۂ صافی سے ماخوذ علم ہے، جبکہ خلف کے علم میں آمیزش ہے، صاف چیزوں کے علاوہ بہت کچھ ملاوٹ بھی ہے، لیکن علم سلف ہر طرح کی آمیزش سے پاک وصاف ہے، سلف کی جتنی پرانی کتاب آپ دیکھیں گے اسے اتنا ہی آمیزش اور تکلفات سے پاک پائیں گے۔ چنانچہ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ اپنی کتاب "فضل علم السلف على علم الخلف" میں کہتے ہیں: "السَّلَفُ كَلَامُهُم قَلِيلٌ، وَعِلْمُهُمْ غَزِيرٌ، وَالْخَلَفُ كَلَامُهُم كَثِيرٌ وَعِلْمُهُم قَلِيلٌ" "سلف کا کلام تھوڑا اور مختصر ہوا کرتا تھا، حالانکہ علم بڑا وسیع تھا، جبکہ خلف کے یہاں کلام زیادہ ہے، حالانکہ علم تھوڑا ہے۔"

لہذا اس نقطے کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔

محترم قارئین! یہی وہ منہج سلف ہے جس کو صحیح طریقہ سے سیکھنے اور جاننے کے بعد اس پر صبر کے ساتھ چلنے میں نجات ہے، اس کے بغیر ہمارے لئے نجات ممکن نہیں، منہج سلف کا علم صحیح طریقہ سے حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ تمام آمیزش اور ملاوٹ سے پاک ہو، کیونکہ سلف کی طرف کچھ باطل چیزیں بھی منسوب کی جاتی ہیں، حالانکہ اس کا تعلق منہج سلف سے نہیں ہوتا، لہذا اس سے ہوشیار رہیں۔

اس موضوع سے متعلق یہ چند کلمات تھے جنہیں پیش کیا گیا، میرا مقصد اس موضوع کا ہر پہلو سے احاطہ کرنا نہیں تھا، صرف تذکیر مقصود تھی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الذاريات: ٥٥) "اے نبی آپ نصیحت کرتے رہیں، یقیناً یہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دے گی۔"

﴿فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سَيَذَّكَّرُ مَن يَخْشَىٰ﴾ (الأعلى: ٩، ١٠) "سو آپ نصیحت کرتے رہیں اگر نصیحت کچھ فائدہ دے، ڈرنے والا تو نصیحت لے گا۔"

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ سب کو صالح اعمال واقوال کی توفیق دے، اور ہم سب کو حق پر ثابت قدم رکھے، اور اس پر لاحق ہونے والی تکلیف پر صبر کی توفیق دے۔

وصلى الله وسلم على نبينا محمد وعلى آله وأصحابه أجمعين

(یہ شیخ کا ایک محاضرہ تھا جسے آپ نے بتاریخ: ۳؍محرم ۱۴۳۵ھ، موافق: ۷؍نومبر ۲۰۱۳م بروز جمعرات کو پیش فرمایا تھا، یہ محاضرہ شیخ کی ویب سائٹ پر موجود ہے۔)